Right to Access to Information Act, 2017

گزٹ آف پاکستان

غیر معمولی

بذریعہ اتھارٹی شائع شدہ

اسلام آباد، سوموار، 16 اکتوبر، 2017ء

حصہ-I

ایکٹس، آرڈیننسز، صدارتی فرامین اور ضوابط

قومی اسمبلی سیکرٹریٹ

اسلام آباد، 13 اکتوبر، 2017ء

نمبر F.22(30)/2017-قانون سازی- مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ) کے مندرجہ ذیل ایکٹ کو 12 اکتوبر 2017ء کو صدر کی منظوری حاصل ہوئی، اطلاع عام کے لیے بذریعہ ہذا شائع کیا جارہا ہے:-

ایکٹ نمبر XXXIV بابت 2017ء

معلومات تک رسائی کا حق شفاف اور موثر طریقے سے فراہم کرنے کے لیے ایک ایکٹ، صرف قانوناً نافذ معقول حد بندیوں کے تحت

ہر گاہ کہ حکومت شفافیت اور معلومات تک رسائی کے حق پر یقین رکھتی ہے تاکہ اس بات کو یقینی بنایا جاسکے کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے عوام کو سرکاری حکام کے پاس موجود ریکارڈ تک بہتر رسائی حاصل ہو، نیز حکومت کو اپنے عوام کے سامنے مزید جوابدہ بنانے، سرکاری امور میں عوامی شمولیت کو بڑھانے، حکومتی سطح پر کرپشن اور غیر مستعدی میں کمی، مستحکم معاشی ترقی، اچھے طرز حکمرانی میں اضافے اور انسانی حقوق کے احترام جیسے مقاصد پورے ہوں؛

اور اس لیے یہ ضروری ہے کہ ایسا قانون بنایا جائے جس کے ذریعے معلومات تک رسائی کا بنیادی حق حاصل ہو، جس کی ضمانت اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کے آرٹیکل 19A اور عالمی قوانین میں دی گئی ہے، جس کے مطابق ہر کسی کو یہ حق حاصل ہے کہ اسے سرکاری اداروں کے پاس موجود معلومات تک رسائی حاصل ہو، ماسوائے ان کے کہ جن تک رسائی کو قانون کی طرف سے نافذ کردہ حد بندیوں کے ذریعے محدود کیا گیا ہو؛

اسے درج ذیل کے ذریعے یوں وضع کیا جاتا ہے:-

1۔ مختصر عنوان اور آغاز نفاذ:۔

1) اس ایکٹ کو معلومات تک رسائی کا ایکٹ، 2017ء کہا جاسکتا ہے۔

2) یہ وفاقی حکومت کے تمام اداروں پر لاگو ہوگا۔

3) یہ بیک وقت نافذ ہوگا۔

2۔ **تعریفات**۔اس ایکٹ میں ماسوائے اس کے کہ کوئی چیز سیاق وسباق کے منافی ہو۔

i "اپیل" سے مراد کوئی شکایت جو کسی درخواست گزار کی طرف سے انفارمیشن کمیشن میں دفعہ 17 کے مطابق دائر کی گئی ہو؛

ii "درخواست گزار" سے مراد پاکستان کا کوئی شہری، جیسا کہ قانون میں صراحت کی گئی ہے، جو کوئی درخواست دائر کرتا ہے یا ایسا فرد جو کسی ایسے فرد کی وساطت سے درخواست دائر کرتا ہے؛

iii "مجاز افسر" سے مراد کسی سرکاری ادارے کا کوئی افسر جس کا تقرر دفعہ 9 کے مطابق کیا گیا ہو؛

iv "انفارمیشن کمیشن" سے مراد پاکستان کمیشن برائے معلومات تک رسائی ہے جسے دفعہ 18 کے تحت قائم کیا گیا؛

v "معلومات" سے مراد ایسی معلومات ہے جو کسی ریکارڈ کی بنیاد پر ہو؛

vi "نیشنل سکیورٹی" سے مراد پاکستان یا اس کے کسی حصے کے اتحاد، سکیورٹی یا دفاع کے متعلقہ امور

vii "مجوزہ" سے مراد اس ایکٹ کے تحت بننے والے قواعد وضوابط کی بنیاد پر تجویز کردہ؛

viii "پرنسپل آفیسر" سے مراد۔

a) وفاقی حکومت کی وزارتوں اور ڈویژنز کی صورت میں ان کا متعلقہ سیکرٹری؛اور

b) باقی تمام صورتوں میں، سرکاری ادارے کا سربراہ یا چیف ایگزیکٹو، اس کا جو بھی عہدہ ہو

ix "سرکاری ادارے" سے مراد

a) وفاقی حکومت کی کوئی وزارت، ڈویژن، منسلکہ شعبہ یا ماتحت شعبہ، بشمول خودمختار ادارے؛

b) کوئی وفاقی اور کوئی میونسپل یا لوکل اتھارٹی جو کسی وفاقی قانون کے تحت قائم کی گئی ہو؛

c) قومی اسمبلی اور سینیٹ بشمول ان کے سیکرٹری، کمیٹیاں اور ممبران

d) کوئی آئینی کارپوریشن یا کوئی دیگر کارپوریٹ ادارہ یا جو وفاقی حکومت کی طرف سے قائم کیا گیا ہو یا اس کی ملکیت ہو یا اسے کنٹرول کرتی ہو یا اسے فنڈ فراہم کرتی ہو؛

e) کوئی عدالت، ٹربیونل، کمیشن یا وفاقی قانون کے تحت بننے والا کوئی بورڈ

f) وفاقی حکومت کا کوئی انکارپوریٹڈ یا ان انکارپوریٹڈ ادارہ جو کسی دوسرے سرکاری ادارے کے کنٹرول یا اتھارٹی میں کام کرتا ہو یا جہاں ایک سے زائد سرکاری ادارے اس کے مالک ہو یا اسے کنٹرول کرنے یا اکثریتی فنڈز فراہم کرنے کے ذمہ دار ہوں؛

g) کوئی تنظیم جو کوئی عوامی کام کرتی ہو، اور اس کا کام صرف وہ کام کرنا ہی ہو؛ اور

h) کوئی غیر سرکاری تنظیم جو براہ راست یا بالواسطہ طور پر سرکاری فنڈز، رعایت، ٹیکس سے استثنیٰ، زمین کا ٹکڑا یا سرکاری فنڈز پر مشتمل کوئی فائدہ وصول کرتی ہو یا وصول کر چکی ہو یا کوئی دیگر غیر سرکاری تنظیم جو اس وقت نافذ العمل کسی قانون کے تحت رجسٹرڈ ہو؛

x "ریکارڈ" سے مراد سرکاری ریکارڈ جس کی صراحت دفعہ 6 میں کی گئی ہے؛

xi "درخواست" سے معلومات تک رسائی کی کوئی درخواست اور اس میں کسی مخصوص ریکارڈ تک رسائی کی درخواست بھی شامل ہے؛ اور

xii "معلومات تک رسائی کا حق" سے مراد ایسی معلومات تک رسائی کا حق ہے جو اس ایکٹ کے تحت قابل رسائی ہو جو کسی سرکاری ادارے کے کنٹرول میں ہو اور اس میں ایسی معلومات تک رسائی کا حق بھی شامل ہے جو ڈیجیٹل یا پرنٹ کی صورت میں دستاویزات یا ریکارڈ کے طور پر، یا جو بھی صورت ہو، موجود ہو۔

3۔ **معلومات تک رسائی کے حق کی نفی نہیں کی جاسکتی۔**(1) اس ایکٹ کی دفعات کے تحت کسی بھی درخواست گزار کو سرکاری ادارے کے پاس موجود ریکارڈ تک رسائی سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔

(2) اس ایکٹ کی تشریح اس طرح سے کی جائے گی کہ تمہید میں موجود اس کے مقاصد کو ترویج ملے اور۔

a) معلومات تک رسائی کے حق کی حوصلہ افزائی ہو؛ اور

b) معلومات کو کم ترین اور معقول لاگت پر افشاء کرنے کی حوصلہ افزائی ہو اور اسے آسان بنایا جائے۔

4۔ **ریکارڈ کو اچھی حالت میں رکھنا اور اس کی انڈیکسنگ۔**(1) اس ایکٹ کی دفعات اور اس کے تحت بننے والے رولز کے تحت ہر سرکاری ادارے کے پرنسپل آفیسر کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس بات کو یقینی بنائے کہ اس ادارے کے زیر کنٹرول ریکارڈ اچھی حالت میں رکھا جائے تاکہ اس ایکٹ سے اس کی مطابقت کو ممکن بنایا جاسکے۔

(2) ہر سرکاری ادارہ ریکارڈ مینجمنٹ کے طریقوں کو سیکرٹریٹ انسٹرکشنز، 2004 یا وفاقی حکومت کی کسی بھی دیگر انسٹرکشنز کے مطابق اختیار کرے گا۔

5۔ **اشاعت اور ریکارڈ کی دستیابی۔**(1) ہر سرکاری ادارے کا پرنسپل آفیسر اس ایکٹ کے نفاذ کے چھ ماہ کے اندر اندر اس بات کو یقینی بنائے گا کہ مندرجہ ذیل کیٹیگریز کی معلومات اور ریکارڈز کو درست طور پر شائع کیا جائے، بشمول انٹرنیٹ پر عام کیا جائے، یہ کام محدود وسائل کو مد نظر رکھتے ہوئے بہترین طور پر کیا جائے؛-

a) سرکاری ادارے کی تنظیمی تفصیلات، افعال، فرائض، اختیارات اور کوئی سروس جو وہ عوام کو مہیا کرتا ہو، بشمول اس کے افسران اور ملازمین کی ڈائریکٹری، جس میں ان کے فرائض اور افعال کی نشاندہی کے ساتھ ان کے وظائف، مراعات اور سہولیات کی بھی تفصیلات فراہم کی جائیں؛

b) قانون سازی، قانونی طور پر منظور شدہ قواعد، ریگولیشنز، بائی لاز، احکامات اور نوٹیفکیشن وغیرہ جو اس سرکاری ادارے پر لاگو ہوتے ہو، ان کے نفاذ کی تاریخ وغیرہ بھی بتائی جائے؛

c) روزمرہ کے معمول کے طریقہ کار کے قواعد اور ضوابط جو سرکاری ادارے نے اختیار کیے ہوں بشمول کوئی مینوئل /کتابچہ یا پالیسی جو اس کے ملازمین استعمال کرتے ہوں؛

d) متعلقہ حقائق اور پس منظر کی معلومات جو اہم پالیسیوں اوراختیار کیے گئے فیصلوں سے تعلق رکھتے ہوں، اس کے ساتھ ساتھ اختیار کی گئی پالیسی نیز اسے اختیار کرنے کے لیے استعمال کیے گئے معیارات یا رہنما اصول جن کی بنیاد پر صوابدیدی اختیارات استعمال کیے گئے؛

e) وہ شرائط کے جن کے تحت عوام کسی سرکاری ادارے سے کوئی لائسنس، پرمٹ، منظوری، اپروول، گرانٹ، الاٹمنٹ یا کسی بھی نوعیت کے کوئی فوائد حاصل کرسکتے ہیں یا جن کے تحت کسی بھی قسم کا کوئی لین دین، ایگریمنٹ اور کنٹریکٹس بشمول اس سرکاری ادارے کے ساتھ ملازمت کا معاہدہ کرسکتے ہیں، اس کے ساتھ سرکاری ادارے سے کوئی رعایت، پرمٹ، لائسنس یا اجازت نامہ حاصل کرنے والوں کی تفصیلات؛

f) فیصلہ سازی کے عمل کی تفصیلات جیسا کہ وفاقی حکومت کی سیکرٹریٹ انسٹرکشنز 2004 یا فی الوقت نافذ العمل کسی انسٹرکشنز میں صراحت کی گئی ہے، عوام کو فراہم کی جائیں تاکہ وہ اپنی رائے دے سکیں یا فیصلہ سازی میں ان سے مشاورت ہوسکے؛

g) سرکاری ادارے کا تفصیلی بجٹ، بشمول مجوزہ اور حقیقی اخراجات، حقیقی اور نظر ثانی شدہ محصولات کے اہداف، حقیقی طور پر وصول کیے جانے والے محصولات، منظور شدہ بجٹ پر نظر ثانی اور ضمنی بجٹ؛

h) وہ طریقے جن کے تحت سرکاری ادارے کی ملکیت یا کنٹرول میں موجود معلومات حاصل کی جاسکتی ہو اور اس کے ساتھ مجوزہ فیس بشمول مجاز افسران کا نام، عہدہ اور رابطے کی تفصیلات؛

i) رپورٹس بشمول پرفارمنس رپورٹس، آڈٹ رپورٹس، قدرپیائی کی رپورٹس، انکوائری یا انویسٹی گیشن رپورٹس اور دیگر رپورٹس جنہیں حتمی شکل دی جاچکی ہو؛

j) ایسے دیگر امور جنہیں سرکاری ادارے کا پرنسپل آفیسر مفاد عامہ کے تحت شائع کرنا مناسب سمجھے؛

k) ایسی دیگر معلومات جن کی تجویز دی جائے؛اور

l) عوامی مقامات کی کیمرا فوٹیجز، جہاں کہیں دستیاب ہوں جن کا کسی جرم سے کوئی تعلق ہو؛

شرط یہ ہے کہ اگر معلومات اور ریکارڈ کا تعلق سال 2008ء سے پہلے کی کسی مدت سے ہو تو اسے ایک معقول وقت میں شائع کیا جائے گا۔

1. طریقہ کار

2. رسالہ / دستی

3. ہدایات

6۔ **پبلک ریکارڈ کے زمرے میں آنے والا ریکارڈ۔** دفعہ 7 کی شرائط کے تحت تمام سرکاری اداروں کا مندرجہ ذیل ریکارڈ پبلک ریکارڈ کے زمرے میں آئے گا، یعنی:۔

a) پالیسیاں اور گائیڈ لائنز؛

b) ٹرانزیکشنز جن میں جائیداد کا حصول اور اس کی فروخت اور کسی سرکاری ادارے کی طرف سے اس کے فرائض اور افعال کی انجام دہی کے لیے کیے گئے اخراجات

c) کسی سرکاری ادارے کی طرف سے لائسنسز، الاٹمنٹس اور دیگر فوائد، مراعات، کنٹریکٹس / معاہدہ جات اور ایگریمنٹس / سمجھوتوں کی فراہمی کے بارے میں معلومات؛

d) حتمی احکامات اور فیصلے بشمول وہ فیصلے جو عوام کے متعلق ہوں؛اور

e) کوئی دوسرا ریکارڈ جسے وفاقی حکومت کا انچارج وزیر اس ایکٹ کے مقاصد کے تحت پبلک ریکارڈ قرار دے۔

7۔ **مخصوص ریکارڈ کی استثنائی۔** دفعہ 6 کی کوئی شرط تمام سرکاری اداروں کے مندرجہ ذیل ریکارڈ پر لاگو نہیں ہو گی، یعنی:۔

a) کسی فائل پر کوئی نوٹ، جس پر ابھی حتمی فیصلہ ہونا ہو؛

b) میٹنگ کے منٹس، جس پر سرکاری ادارے کی طرف سے حتمی فیصلہ ہونا ہو؛

c) کوئی رائے، جس پر ابھی سرکاری ادارے کو حتمی فیصلہ کرنا ہو؛

d) بینکنگ کمپنیوں اور مالیاتی اداروں کا ریکارڈ جو کسٹمرز کے اکاؤنٹس سے متعلق ہو؛

e) ایسا ریکارڈ جس کا تعلق مسلح افواج، دفاعی تنصیبات اور ملکی دفاع و قومی سلامتی کے ضروری امور سے ہو ماسوائے تمام کاروباری اور فلاحی سرگرمیوں کے؛

f) ایسا ریکارڈ جسے وفاقی حکومت کا انچارج وزیر خفیہ ریکارڈ قرار دے:

شرط یہ ہے کہ وفاقی حکومت کے انچارج وزیر کو تحریری طور پر وجوہات بتانا ہوں گی کہ کیسے ان معلومات کی افشانی سے ہونے والا نقصان عوام کو معلومات کی فراہمی سے ہونے والے فائدے سے زیادہ ہے اور مزید شرط یہ کہ کرپشن کے الزامات اور انسانی حقوق کی خلاف ورزی پر مشتمل معلومات کو استثنیٰ حاصل نہیں؛

g) کسی فرد کی ذاتی پرائیویسی کے حوالے سے ریکارڈ؛ اور

h) کسی سرکاری ادارے کو کسی نجی دستاویز کی صورت میں مہیا کیا گیا ریکارڈ جس کے ساتھ واضح یا طے شدہ شرط لگائی جائے کہ ان دستاویزات میں موجود کسی معلومات کو کسی تیسرے فریق کے سامنے افشاء نہیں کیا جائے گا۔

8۔ **ریکارڈ کی کمپیوٹرائزیشن اور رضاکارانہ طور پر افشانی۔** ہر سرکاری ادارہ اس بات کو یقینی بنانے کی کوشش کرے گا کہ دفعہ 5 میں دی گئی مہلت کے مطابق اس ایکٹ کے قابل رسائی ریکارڈ کو کمپیوٹرائزڈ شکل میں ہو اور آن لائن دستیاب ہو تا کہ پبلک ریکارڈ تک مجاز رسائی کو آسان بنایا جا سکے۔

9۔ **مجاز حکام۔** ہر سرکاری ادارہ اس ایکٹ کے نفاذ کے تیس دن کے اندر اندر ایک یا ایک سے زائد افسران کا تقرر کرے گا جن کا رینک بی پی ایس-19 سے کم نہیں ہونا چاہیے۔

شرط یہ ہے کہ اگر کسی مجاز افسر کا تقرر نہ کیا جائے یا وہ غیر حاضر ہو یا دستیاب نہ ہو تو سرکاری ادارے کا پرنسپل آفیسر ہی مجاز افسر ہو گا:

مزید شرط یہ کہ کسی غیر سرکاری تنظیم کی صورت میں، تنظیمی ڈھانچے کے مطابق کسی سینئر افسر کا تقرر کیا جا سکتا ہے۔

10۔ **مجاز افسر کے افعال۔** (1) اس ایکٹ کی دفعات اور اس کے تحت بننے والے قواعد کی رو سے مجاز افسر اس بات کو یقینی بنائے گا کہ تمام درخواستوں کو اس طرح نمٹایا جائے کہ سرکاری ادارے کے اس ایکٹ کے تحت فرائض کما حقہ ادا ہوں۔

(2) مجاز افسر، جیسا کہ تجویز کیا جائے، کسی ایسے درخواست گزار کی مدد کر سکتا ہے جو یہ تفصیلاً بتانے سے قاصر ہو کہ اسے کس طرح کی معلومات چاہئیں اور اس بناء پر سرکاری ادارہ درکار معلومات کی نشاندہی نہ کر پا رہا ہو۔

11۔ **درخواستیں۔** (1) اس ایکٹ اور اس کے تحت بننے والے رولز کے تحت، اسلامی جمہوریہ پاکستان کا کوئی شہری سرکاری ادارے کو اس کے مجاز افسر کی وساطت سے درخواست دے سکتا ہے۔

(2) ذیلی دفعہ (1) کے تحت درخواست تحریری طور پر دی جائے گی اور کسی ایسے ذریعے سے دی جائے گی جہاں سے وصول کرنا سرکاری ادارے کے لیے آسان ہو، جیسا کہ ذاتی طور پر، ڈاک، فیکس، آن لائن یا ای میل کے ذریعے۔

(3) کوئی تحریری درخواست جس میں درکار معلومات یا ریکارڈ کا تسلی بخش تفصیل سے بتایا گیا ہو تا کہ سرکاری ادارہ اس معلومات کی شناخت کر سکے نیز جس میں مکمل پتہ اور معلومات یا ریکارڈ ارسال کرنے کے لیے رابطے کی تفصیلات موجود ہوں، اسے ایک درخواست سمجھا جائے گا۔

(4) ذیلی دفعہ (3) کے تحت سرکاری ادارہ درخواست دینے کے لیے ایک مجوزہ فارم بھی فراہم کر سکتا ہے۔

(5) درخواست گزار کو کسی بھی صورت میں اپنی درخواست کی وجوہات بتانے کی ضرورت نہیں۔

12۔ **اگر درکار معلومات موجود نہ ہو۔** اگر کسی سرکاری ادارے کے پاس درکار معلومات موجود نہ ہوں تو درخواست موصول ہونے کے دس دن کے اندر اندر درخواست گزار کو اطلاع کر دی جائے گی۔

13۔ **درخواستوں کو منظور کرنے یا مسترد کرنے کا طریقہ کار۔** (1) مجاز افسر کسی درخواست کے موصول ہونے کی تحریری طور پر تصدیق کرے گا۔

(2) مجاز افسر درخواست پر کارروائی شروع کرے گا اور درخواست گزار کو اطلاع دے گا کہ۔

a) درخواست موصول ہو گئی ہے اور درخواست گزار کو معلومات یا ریکارڈ فراہم کیا جائے گا جس کے لیے اسے تجویز کردہ فیس ادا کرنا ہو گی۔ فیس کی ادائیگی کے بعد مجاز افسر درکار ریکارڈ فراہم کرے گا؛ یا

b) درخواست مسترد کر دی گئی ہے۔

i اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ درخواست اس ایکٹ کی دفعات اور اس کے تحت بننے والے رولز کے مطابق نہیں تاہم یہ فیصلہ دفعہ 10 کی ذیلی دفعہ (2) کے تحت درخواست گزار کو معاونت فراہم کرنے کے بعد کیا گیا ہے؛

ii اس کی وجہ یہ ہے یہ معلومات پہلے ہی عوامی طور پر قابل رسائی ہے، اس صورت میں درخواست گزار کو اس جگہ کے بارے میں آگاہ کرنا ہو گا جہاں سے اسے یہ معلومات مل سکتی ہے؛

iii اس کی وجہ یہ ہے کہ درخواست درست نہیں، کیونکہ یہ ایسی معلومات کے بارے میں ہے جو اس معلومات سے ہو بہو ملتی ہے جو پچھلے 6 ماہ کے دوران درخواست گزار کو فراہم کی جا چکی ہے؛ یا

iv جزوی یا کلی طور پر وجہ یہ ہے کہ درکار معلومات کو دفعہ 7 یا دفعہ 16 کے تحت استثنیٰ حاصل ہے، ایسی صورت میں درست طور پر بتانا ہو گا کہ کس طرح کا استثنیٰ حاصل ہے اور یہ بھی تفصیلی طور پر بتانا ہو گا کہ درخواست گزار اس فیصلے کے اپیل کے حق کو کیسے استعمال کر سکتا ہے۔

(3) اگر معلومات یا کوئی ریکارڈ ذیلی دفعہ (2) کی شق (a) کے مطابق فراہم کیا جائے تو اس کے ساتھ ایک سرٹیفکیٹ بھی فراہم کرنا ہو گا جو کہ اس کے آخر میں یا جہاں مناسب ہو چسپاں کیا جائے گا، اس سرٹیفکیٹ میں یہ درج ہو گا کہ فراہم کی گئی معلومات درست ہے یا یہ اصل ریکارڈ کی درست کاپی ہے، اور اس سرٹیفکیٹ پر مجاز افسر کے دستخط بمع تاریخ ہونے چاہئیں۔

(4) اگر مجاز افسر کسی درخواست کو مسترد کرتا ہے تو اسے درخواست گزار کو آگاہ کرنے سے قبل سرکاری ادارے کے پرنسپل آفیسر سے اس کی تحریری منظوری لینا ہو گی۔

14۔ **جواب دینے کے لیے مدت**۔(1) اس ایکٹ کی دفعات کے تحت سرکاری ادارے کو کسی بھی درخواست کا جلد سے جلد جواب دینا ہو گا اور کسی بھی صورت میں یہ مدت دس کاروباری دنوں سے زائد نہیں ہونی چاہئے۔

(2) ذیلی دفعہ (1) میں دی گئی مدت کو مزید زیادہ سے زیادہ دس دن کے لیے بڑھایا جا سکتا ہے، جب یہ اس صورت میں ضروری ہو کہ درخواست کے سلسلے میں بڑی تعداد میں ریکارڈز کو ڈھونڈنا پڑے یا ریکارڈز مختلف جگہوں پر دفاتر میں موجود ہوں یا کسی تیسرے فریق یا دیگر سرکاری ا داروں سے مشاورت کرنا ضروری ہو۔

(3) ایسی معلومات جو کسی فرد کی جان یا آزادی کے تحفظ کے لیے ضروری ہو تو ایسی معلومات تین کاروباری دنوں کے اندر فراہم کی جائے گی۔

15۔ **درخواست کی فیس**۔ مجوزہ فیس ایسی معلومات کو ڈھونڈنے اور درخواست گزار کو ارسال کرنے پر آنے والی لاگت کے برابر ہو سکتی ہے۔

16۔ **افشائی سے استثنیٰ کی حامل معلومات**۔(1) اس ایکٹ کی دفعات کی رو سے۔

(a) کسی سرکاری ادارے کو استثنائی معلومات افشاء کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

i شرط یہ ہے کہ اس ایکٹ میں دیے گئے استثنیٰ کے دائرہ کار میں معلومات یا ریکارڈ کا جو حصہ آتا ہو، اس حصے کو محفوظ کیا جائے گا اور باقی ماندہ ریکارڈ یا معلومات درخواست گزار کو فراہم کیا جائے گا؛ اور

ii اگر ایسی معلومات کے افشاء کرنے سے بین الاقوامی تعلقات کے حوالے سے اسلامی جمہوریہ پاکستان کے مفادات کو نقصان پہنچنے کا خدشہ ہو۔

وضاحت: اس دفعہ میں "بین الاقوامی تعلقات" سے مراد اسلامی جمہوریہ پاکستان اور۔

A. کسی غیر ملکی ریاست کی حکومت کے ساتھ تعلقات؛ اور

B. کسی ایسی تنظیم کے ساتھ تعلقات جس کی ارکان صرف ریاستیں ہوں۔

(b) معلومات اس صورت میں بھی استثنیٰ کی حامل ہیں اگر ان کے افشاء کرنے سے۔

i کسی جرم میں مدد مل سکتی ہو؛

ii کسی مخصوص کیس کی نشاندہی، بچاؤ، انویسٹی گیشن یا انکوائری کو نقصان پہنچ سکتا ہو؛

iii کسی معلومات کے خفیہ ذریعے کی شناخت سامنے آسکتی ہو؛

iv قانون کی گرفت سے بچا جاسکتا ہو؛ یا

v کسی پراپرٹی یا سسٹم بشمول عمارت، گاڑی، کمپیوٹر سسٹم یا مواصلاتی نظام کے تحفظ کو نقصان پہنچ سکتا ہو؛

(c) معلومات کو اس صورت میں بھی استثنیٰ حاصل ہے اگر اس ایکٹ کے تحت افشانی سے کسی قابل شناخت فرد، درخواست گزار کے علاوہ، کی پرائیویسی کو نقصان پہنچ سکتا ہو، بشمول کسی فوت شدہ فرد کے۔ یہ استثنیٰ مندرجہ ذیل صورتوں میں لاگو نہیں ہوگا۔

i اگر تیسرا فریق استثنیٰ کے لیے راضی ہو؛

ii درخواست دینے والا فرد تیسرے فریق کا سرپرست ہو یا اس کا قریب ترین رشتہ دار ہو یا فوت شدہ تیسرے فریق کی وصیت کا مختار ہو؛ یا

iii تیسرا فریق کسی سرکاری ادارے کا اہلکار ہو یا رہا ہو اور درکار معلومات سرکاری اہلکار کے طور پر اس کے افعال سے متعلق ہو؛

(d) معلومات اس صورت میں بھی استثنائی ہو گی اگر اس کی افشانی سے مندرجہ ذیل خدشات ہوں۔

i کسی مجوزہ نئے ٹیکس، ڈیوٹی کے اطلاق، خاتمے یا تبدیلی، شرح سود، شرح مبادلہ یا معاشی انتظام کے دیگر آلات کار کے بارے میں غیر حتمی معلومات کی افشانی سے معیشت کو نقصان پہنچ سکتا ہو؛

ii سرکاری ادارے کے مالیاتی مفادات کو اس صورت میں نقصان پہنچ سکتا ہو جب سرکاری ادارے کو جائیداد کی فروخت یا جائیداد کی خریداری یا اشیاء و خدمات کی فراہمی کے معاہدے کے خواہشمند فرد کو خفیہ معلومات فراہم کر کے فائدہ پہنچایا جائے؛ یا

iii سرکاری ادارے کی جائز کاروباری سرگرمیوں کو نقصان پہنچ سکتا ہو؛

(e) معلومات کو اس صورت میں بھی استثنیٰ حاصل ہے جب اس کے افشاء کرنے سے مندرجہ ذیل کو سنجیدہ نوعیت کا نقصان پہنچ سکتا ہو۔

i پاکستان کا تحفظ یا سلامتی؛ یا

ii پاکستان کی مسلح افواج یا دیگر قانون نافذ کرنے والے اداروں کی صلاحیت، موثریت؛

(f) معلومات کو اس صورت میں بھی استثنیٰ حاصل ہے جب اس کے افشاء کرنے سے کسی فرد کی زندگی، آزادی، صحت یا تحفظ کو نقصان پہنچ سکتا ہو؛

(g) معلومات کو اس صورت میں بھی استثنیٰ حاصل ہے اگر۔

i معلومات کسی تیسرے فریق سے حاصل کی گئی ہو اور اس کی فراہمی سے رازداری کو قابل دست اندازی نقصان پہنچ سکتا ہو؛ یا

ii معلومات کسی تیسرے فریق کو اعتماد میں لے کر حاصل کی گئی ہو اور اس میں کوئی کاروباری راز ہو یا اگر اسے فراہم کیا جائے تو تیسرے فریق کے کاروباری یا مالیاتی مفادات کو نقصان پہنچ سکتا ہو؛

(h) معلومات کو اس صورت میں بھی استثنیٰ حاصل ہے اگر کسی فرد سے یہ وعدہ کیا گیا ہو کہ اسے کسی قانونی کارروائی کے دوران پیش نہیں کیا جائے گا جب تک یہ رعایت حاصل کرنے والا فرد اجازت نہ دے دے؛

(i) معلومات کو اس صورت میں بھی استثنیٰ حاصل ہے اگر اس کے افشاء کرنے سے۔

i کسی حکومتی پالیسی کی موثر تشکیل یا تیاری کو نقصان پہنچ سکتا ہو؛

ii کسی پالیسی کے قبل از وقت افشاء کرنے سے اس کی کامیابی کو نقصان پہنچے؛

iii کسی سرکاری ادارے میں مشاورت کے عمل کو نقصان پہنچے جس کے بعد آزادانہ طور پر تبادلہ خیال نہ ہو یا کوئی تجویز نہ دی جاسکے؛

iv کسی سرکاری ادارے کی طرف سے ٹیسٹنگ یا آڈٹنگ کے طریقہ کار کی موثریت کو نقصان پہنچے؛

v کسی عدالت یا ٹربیونل کی کارروائی کو نقصان پہنچے؛ اور

vi وکیل اور سائل کے درمیان ہونے والا معلومات کا تبادلہ سامنے آئے؛

(j) کسی جرم سے متعلق معلومات کو ہوسکتا ہے استثنیٰ حاصل نہ ہو، ماسوائے جب معلومات کا تعلق۔

i جرم سے بچاؤ سے جرم کی نشاندہی سے ہو؛

ii شریک جرم افراد کی گرفت یا ان کے خلاف کارروائی سے ہو؛

iii انصاف کی ایڈمنسٹریشن سے ہو؛

iv امیگریشن کنٹرول بشمول ایگزٹ کنٹرول لسٹ (ECL) کے آپریشن سے ہو؛

v جیلوں یا دیگر ایسی جگھوں جہاں افراد کو قانونی طور پر حراست میں رکھا گیا ہو، میں سکیورٹی اور انتظام کو قائم رکھنے سے ہو؛ اور

vi کسی ایسی دیوانی کارروائی سے ہو جو سرکاری ادارے کی طرف سے یا اس کی وساطت سے شروع کی گئی ہو یا کسی انویسٹی گیشن کے بعد شروع ہوئی ہو؛ اور

(k) دفعہ 16 میں صراحت کردہ استثنیات ہر بیس سال کے بعد ختم ہو جائیں گی اور سرکاری اداروں کے ریکارڈ کو عام کیا جائے گا۔

17۔ **اپیل۔** (1) اگر کوئی درخواست گزار کسی مجاز افسر کے فیصلے سے مطمئن نہ ہو یا ایسے فیصلے کے لیے مقرر کی گئی مدت کے دوران اسے فیصلے سے آگاہ نہ کیا جائے، تو درخواست گزار ایسا کوئی فیصلے موصول ہونے کی تاریخ یا فیصلے کے لیے مقرر کی گئی مدت ختم ہونے کی تاریخ کے تیس دن کے اندر اندر انفارمیشن کمیشن کے سامنے اپیل دائر کر سکتا ہے۔

(2) ذیلی دفعہ (1) کے تحت دائر کی جانے والی بغیر کسی فیس کے ہو گی۔

(3) دفعہ 18 کے تحت بنایا جانے والا معلوماتی کمیشن ذیلی دفعہ (1) کے تحت کسی بھی اپیل پر فیصلہ ساٹھ دن کے اندر اندر کرے گا۔

(4) ذیلی دفعہ (1) کے تحت دائر ہونے والی اپیل پر ثبوت فراہم کرنے کی ذمہ داری سرکاری ادارے پر ہو گی اور اسے یہ ثابت کرنا ہو گا کہ اس کے اقدامات اس ایکٹ کی دفعات کے مطابق تھے۔

18۔ **انفارمیشن کمیشن۔** (1) اس ایکٹ کے نفاذ کے چھ ماہ کے اندر اندر وزیر اعظم پاکستان معلومات تک رسائی کا کمیشن قائم کریں گے، جو انفارمیشن کمیشن کے نام سے جانا جائے گا۔

(2) انفارمیشن کمیشن اپنے کام اور انتظام کے حوالے سے خود مختار ہو گا، ماسوائے اس کے کہ جہاں ایکٹ میں صراحت کی گئی ہے۔

(3) انفارمیشن کمیشن تین کمشنرز پر مشتمل ہو گا جن کا تقرر وزیر اعظم کریں گے، یہ کمشنرز مندرجہ افراد پر مشتمل ہوں گے، یعنی:-

a) ایک ممبر ایسا ہو گا جو ہائی کورٹ کا جج بننے کے اہل ہو؛
b) ایک ممبر وہ ہو گا جو پاکستان میں گریڈ-22 یا اس کے برابر کے عہدے کا ملازم رہ چکا ہو؛ اور
c) ایک ممبر کا تعلق سول سوسائٹی سے ہو گا جس کے پاس 16 سال کی تعلیم کی ڈگری اور سوشل سائنسز کے شعبے میں کم از کم 15 سال کام کرنے کا تجربہ ہو؛

(4) ذیلی دفعہ (3) کے تحت کسی بھی فرد کو اس وقت تک کمشنر کے عہدے پر تقرر کے لیے زیر غور نہیں لایا جائے گا جب تک اس کی عمر تقرر کے وقت 65 سال سے کم نہ ہو۔

(5) انفارمیشن کمیشن کا سربراہ چیف انفارمیشن کمشنر ہو گا جس کا تقرر وزیر اعظم کمشنرز میں سے کریں گے۔

(6) چیف انفارمیشن کمشنر اور کمشنرز اپنے عہدے پر 4 سال تک برقرار رہیں گے اور وہ دوبارہ تقرری کے اہل نہیں ہوں گے۔

(7) چیف انفارمیشن کمشنر اور کمشنرز انفارمیشن کمیشن میں تقرری کے وقت اور ملازمت کے دوران کسی سرکاری ادارے یا کسی سیاسی جماعت سے وابستہ نہیں ہوں گے، ان کی ملازمت کل وقتی ہو گی اور وہ چیف انفارمیشن کمشنر اور کمشنر کے عہدے کے دوران کوئی کاروبار نہیں کر سکیں گے یا کوئی دیگر پیشہ اختیار نہیں کر سکیں گے۔

(8) چیف انفارمیشن کمشنر اور کمشنرز کو اس صورت میں ہٹایا جا سکتا ہے اگر ان کے خلاف ذہنی یا نفسیاتی صلاحیت کی کمیابی، یا مس کنڈکٹ کی شکایات ہوں، جو بطور چیف انفارمیشن کمشنر یا دوسری صورت میں بطور کمشنر ان کے عہدے سے منافی ہوں۔ ان کے خلاف شکایت پانچ رکنی پارلیمانی کمیٹی کے سامنے رکھی جائے گی، کمیٹی میں چیئرمین سینیٹ کے مقرر کردہ دو سینیٹرز اور سپیکر قومی اسمبلی کے مقرر کردہ تین ارکان اسمبلی شامل ہوں گے۔ سپیکر قومی اسمبلی ان پانچ میں سے ایک رکن کو مجوزہ پارلیمانی کمیٹی کا چیئرپرسن مقرر کریں گے۔

شرط یہ ہے کہ اگر قومی اسمبلی برخاست کر دی گئی ہو تو پارلیمانی کمیٹی پانچ سینیٹرز پر مشتمل ہو گی اور چیئرمین سینیٹ ان میں سے کسی ایک سینیٹر کو پارلیمانی کمیٹی کا چیئرپرسن مقرر کریں گے۔

(9) پارلیمانی کمیٹی شکایت کا جائزہ لے گی، وجوہات ریکارڈ کرے گی اور اپنی تجاویز وزیر اعظم کو پیش کرے گی، وزیر اعظم تجاویز موصول ہونے کے تیس دن کے اندر اندر ان پر عملدرآمد کریں گے۔

19۔ **انفارمیشن کمیشن کے افعال**–(1) انفارمیشن کمیشن کی بنیادی ذمہ داری دفعہ 17 کے تحت اپیلیں وصول کرنا اور ان اپیلوں پر فیصلہ کرنا ہے۔

(2) انفارمیشن کمیشن ذیلی دفعہ (1) میں صراحت کردہ افعال کے علاوہ مندرجہ ذیل افعال بھی سرانجام دے گا، یعنی:-

a) صارفین کے لیے مددگار ہینڈبک کی اردو اور انگلش میں تیاری جس میں فراہم کیے جانے والے حقوق کو آسان الفاظ میں سمجھایا جائے اور یہ بھی بتایا جائے کہ اس ایکٹ کے تحت درخواست کیسے دائر کرنا ہے؛

b) ایک تصدیق شدہ اکاؤنٹنٹس سے اپنے اکاؤنٹس کا سالانہ بنیادوں پر آڈٹ کروائے؛

c) ایک جامع ششماہی رپورٹ تیار کرے جس میں اس کی اپنی سرگرمیاں، بشمول اس کے آڈٹ شدہ اکاؤنٹس کا جائزہ، اور تمام سرکاری اداروں کی طرف سے اس ایکٹ پر عملدرآمد کے سلسلے میں کیے گئے اقدامات کا جائزہ شامل ہو۔

d) اس بات کو یقینی بنانا کہ دفعہ 5 کے تحت تمام معلومات کو عام کیا جائے؛ اور

e) اس ایکٹ پر عملدرآمد کو یقینی بنانا اور اس ایکٹ کے تحت ریکارڈ کو عام کرنا۔

20۔ **انفارمیشن کمیشن کے اختیارات**۔(1)انفارمیشن کمیشن کو وہ تمام براہ راست یا بالواسطہ اختیارات حاصل ہوں گے جو اس ایکٹ کے تحت صراحت کردہ اس کے افعال کو سرانجام دینے کے لیے ضروری ہو، نیز اسے کسی پراپرٹی کو حاصل کرنے، پاس رکھنے یا فروخت کرنے اختیارات حاصل ہوں گے، بشمول ان اختیارات کے۔

a) اس ایکٹ کے تحت سرکاری اداروں کی طرف سے اپنی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کی نگرانی کرنا اور رپورٹنگ کرنا؛

b) معلومات تک رسائی اور اس ایکٹ پر موثر عملدرآمد کے حوالے سے سرکاری افسران کی تربیت کرنا یا تربیت میں معاونت کرنا؛

c) اس ایکٹ کے تقاضوں اور ان کے تحت انفرادی حقوق کو عام کرنا؛

d) کسی اپیل کے جواب میں انکوائری کرنا اور اس مقصد کے تحت مندرجہ امور پر اسے سول عدالت کے اختیارات حاصل ہوں گے:-

i گواہان کو طلب کرنا اور انہیں حاضری پر پابند کرنا، انہیں حکم دینا کہ وہ زبانی یا تحریری شواہد حلفاً فراہم کریں؛ اور

ii سرکاری اداروں سے کسی اپیل کے سلسلے میں دفعہ 6 کے تحت ریکارڈ طلب کرنا

e) کسی سرکاری ادارے کو یہ حکم جاری کرنا کہ وہ درخواست گزار کو معلومات فراہم کرے یا وہ اس ایکٹ پر عملدرآمد میں ناکامی کے ازالے کے لیے جو ضروری اقدامات سمجھے ان پر عمل کرے؛

f) کسی سرکاری اہلکار پر اس کی ایک دن کی تنخواہ کے برابر جرمانہ کرنا، زیادہ سے زیادہ 100 دن کے لیے، جس نے قصداً اس ایکٹ کے تحت کسی متقاضی سرگرمی کو سبوتاژ کیا ہو، بشمول درخواست گزار کو معلومات کی فراہمی سے انکار یا تاخیر؛

g) مجوزہ طریقہ کار کے مطابق اپنے ملازمین کا تقرر کرنا؛ اور

h) انفارمیشن کمیشن ریکارڈ کو دانستہ طور پر تباہ کرنے کا تعین کرے تو ایسے معاملات کو متعلقہ اداروں کے پاس بھجوانا۔

(2) اگر ذیلی دفعہ (1) کی شق (e) اور (f) کے تحت انفارمیشن کمیشن کی طرف سے دیئے گئے کسی فیصلے کے خلاف تیس کے اندر اپیل نہ کیے جانے کی صورت میں عملدرآمد نہیں کیا جاتا تو اسے توہین عدالت سمجھا جائے گا۔

21۔ **انفارمیشن کمیشن کی فنڈنگ**۔وفاقی حکومت اس ایکٹ کے تحت فرائض کی ادائیگی کے لیے انفارمیشن کمیشن کا سالانہ بجٹ مختص کرے گی۔

22۔ **جرائم**۔ (1)اگر کوئی فرد بشمول مندرجہ ذیل کے اس ایکٹ پر عملدرآمد کو دانستہ طور پر سبوتاژ کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

a) کسی معلومات یا ریکارڈ تک رسائی کو روکنا اور اس کا مقصد اس ایکٹ کے تحت حاصل رسائی کے حق دینے سے انکار ہو؛

b) کسی سرکاری ادارے کو اس ایکٹ کے تحت فرائض ادا کرنے سے روکنا؛

c) انفارمیشن کمیشن کے کام میں روڑے اٹکانا؛ یا

d) کسی ریکارڈ کو قانونی اتھارٹی کے بغیر ٹھکانے لگانا،

توان جرائم پر اسے جرمانے کی سزا دی جائے گی جو زیادہ سے زیادہ پچاس ہزار روپے ہو سکتا ہے۔

(2) کسی بھی دیگر اقدام کے علاوہ جو رائج الوقت کسی دیگر قانون کے تحت کیا جائے، کوئی فرد جو قصداً کسی ایسے ریکارڈ کو تباہ کرے جو اس وقت معلومات تک رسائی کی کسی درخواست یا اپیل کا موضوع ہو یا کسی ایسی معلومات تک رسائی کو روکے جو اس وقت کسی درخواست کا موضوع ہو، اور اس کا مقصد اس ایکٹ کے تحت افشائی کے عمل کو روکنا ہو، تو ایسا فرد ایک ایسے جرم کا ارتکاب کر رہا ہے جس کی سزا دو سال تک ہے یا اس کے ساتھ ایک لاکھ روپے تک جرمانہ یا دونوں سزائیں ہو سکتی ہیں۔

23۔ **استثنٰی**-سرکاری ادارے کے پرنسپل آفیسر، مجاز آفیسر یا کسی دیگر اہلکار کے خلاف کسی ایسے کام پر مقدمہ، استغاثہ یا قانونی کارروائی نہیں ہو سکتی جو اچھی نیت سے کیا گیا ہو یا جو بظاہر اس ایکٹ اور اس کے تحت بننے والے قواعد کے تحت کیا گیا ہو۔

24۔ **انفارمیشن کمیشن میں بھرتیاں**-ماسوائے چیف انفارمیشن کمشنر اور کمشنرز کے، انفارمیشن کمیشن میں بی ایس-16 اور اس سے اوپر کی بھرتیاں فیڈرل پبلک سروس کمیشن آرڈیننس، 1977ء (XLV بابت 1977ء) کے تحت فیڈرل پبلک سروس کمیشن کے ذریعے ہوں گی۔

25۔ **دیگر قوانین کی تنسیخ**-اس کی ایکٹ کی دفعات، بلالحاظ اس امر کے کہ رائج الوقت کسی دیگر قانون میں کوئی چیز اس کے منافی پائی جاتی ہو، موثر ہوں گی۔

26۔ **رولز بنانے کا اختیار**-وفاقی حکومت سرکاری گزٹ میں نوٹیفکیشن کے ذریعے اس ایکٹ کے نفاذ کے ایک سو بیس دن کے اندر، اس ایکٹ کے مقاصد کو پورا کرنے کے لیے رولز بنا سکتی ہے۔

27۔ **ریگولیشنز بنانے کا اختیار**-انفارمیشن کمیشن اپنے اندرونی طریقہ ہائے کار کے لیے عمومیت کو محدود کیے بغیر مندرجہ ذیل کے حوالے سے ریگولیشنز بنا سکتا ہے، جو دفعہ 26 کے تحت بنائے جانے والے رولز کی دفعات سے متضاد نہیں ہونے چاہئیں-

a) ریکارڈ کی مینجمنٹ کے معیارات؛ اور

b) درخواستوں پر وصول کی جانے والی فیس؛ اور

c) اپیلز کی پروسیسنگ کا طریقہ کار۔

28۔ **مشکلات کے خاتمے کا اختیار**۔ اگر اس ایکٹ کی دفعات پر عملدرآمد کے حوالے سے مشکلات سامنے آتی ہیں تو وفاقی حکومت مشکلات کے خاتمے کے لے جو مناسب سمجھے حکم جاری کر سکتی ہے جو اس ایکٹ کی دفعات کے متضاد نہیں ہونا چاہیے؛

شرط یہ ہے کہ ایسا کوئی بھی حکم اس ایکٹ کے نفاذ کے ایک سال گزر جانے کے بعد نہیں جاری کیا جائے گا۔

29۔ **منسوخی**۔ فریڈم آف انفارمیشن آرڈیننس، 2002(XCVI بابت 2002ء) کو ہذا کے ذریعے منسوخ کیا جاتا ہے۔

قمر سہیل لودھی

قائم مقام سیکرٹری